23308 - لیٹرین میں وضوء كرتے وقت دل میں بسم اللہ پڑھنا

سوال

وضوء كرنے والى جگہ لیٹرين كے ساتھ ملحق ہے، اور ميں وہاں بلند آواز سے بسم اللہ نہيں پڑھنا چاہتا، تو كيا دل ميں بسم اللہ پڑھنى جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى كے نام كى تعظيم كرتے ہوئے اس نجس جگہ اور شيطانى ٹھكانے ميں جہاں قضائے حاجت كى جاتى ہے اللہ كا نام لينا مكروہ ہے.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

قضائے حاجت كى حالت ميں كلام كرنى اور اللہ كا ذكر كرنا مكروہ ہے چاہے قضائے حاجت صحراء اور كھلى جگہ ميں ہو يا گھروں ميں، اور اس ميں سب كلام اور اذكار برابر ہيں، ليكن ضرورت كى كلام كى جا سكتى ہے حتى كہ ہمارے اصحاب كا كہنا ہے:

جب چھينك مارے تو الحمد للہ نہ كہے، اور نہ ہى چھينك مارنے والے كو جوابا دعا دى جائيگى، اور نہ ہى سلام كا جواب ديا جائيگا، اور نہ ہى اذان كا جواب، اور سلام كرنے والا كوتاہى كرنے كى بنا پر جواب كا مستحق نہيں، يہ سب كلام مكروہ ہے اور يہ كراہت تنزيہى ہے نہ كہ كراہت تحريمى، اس ليے اگر كسى نے چھينك مارى اور دل ميں الحمد اللہ كہہ ليا اور اپنى زبان كو حركت نہ دى تو اس ميں كوئى حرج نہيں، اور جماع كى حالت ميں بھى اسى طرح كرے.

ہميں ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت بيان كى گئى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پيشاب كر رہے تھے كہ ايك شخص قريب سے گزرا اور آپ كو سلام كيا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سلام كا جواب نہ ديا "

صحيح مسلم حديث نمبر (370).

اور مہاجر بن قنفذ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ: ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا تو وہ پيشاب

کر رہے تھے اور میں نے انہیں سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا حتی کہ وضوء کیا اور پھر مجھ سے معذرت کی اور فرمانے لگے:

میں نے بغیر طہارت کی حالت میں اللہ کا ذکر کرنا پسند نہیں کیا "

یا یہ فرمایا: " طہارت کی بغیر "

یہ حدیث صحیح ہے اسے ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں: کتاب الاذکار للنووی (21 - 22).

اس بنا پر جب وضوء کرنے والی جگہ لیٹرین - جو کہ قضائے حاجت کے لیے بنائی گئی ہے نہ کہ صرف غسل کے لیے - میں ہو تو یہاں اللہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے، باوجود اس کے کہ بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے، اس لیے بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ وہ دل میں بسم اللہ پڑھ لے لیکن زبان سے الفاظ کی ادائیگی نہ کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر حمام میں ہو تو امام احمد کہتے ہیں: جب آدمی چھینك مارے تو دل میں الحمد للہ کہے، تو اس روایت سے یہ نکالا جا سکتا ہے کہ وہ بسم اللہ دل میں پڑھ لے " اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 130).

اور بعض دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے: بسم اللہ کی مشروعیت غالب ہے تو اس طرح وہ کہتے ہیں کہ وہ زبان سے ادائیگی کرے، تو اس وقت کراہت نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر ضرورت پیش آئے تو لیٹرین کے اندر وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لے، کیونکہ بعض اہل علم کے ہاں بسم اللہ پڑھنا ضروری اور واجب ہے، اور اکثر کے ہاں تاکیدی عمل ہے، اس لیے وہ بسم اللہ پڑھ لے تو کراہت زائل ہو جائیگی کیونکہ بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت ہونے کے وقت کراہت زائل ہو جائیگی، اور پھر انسان کو وضوء کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے، لہذا وہ اپنا وضوء مکمل کرے " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 28).

اور مستقل فتاوى اللجنۃ کے فتاوی جات میں درج ہے:

باتھ جہاں قضائے حاجت کی جاتی ہو وہاں اللہ تعالی کے نام کا احترام کرتے ہوئے زبان کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اس کے لیے وضوء کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے، کیونکہ اکثر اہل علم کے ہاں دعا کے ساتھ بسم اللہ پڑھنا مشروع ہے. انتہی.

دیکھیں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 94).

اور اگر وضوء والی جگہ لیٹرین سے باہر ہو - چاہے وہ اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو - تو وضوء کرنے والے کے لیے بسم اللہ زبان کے ساتھ الفاظ میں ادا کرنا مشروع ہے، اور اس حالت میں مکروہ نہیں، کیونکہ یہ لیٹرین کے اندر نہیں ہے.

واللہ اعلم .